سوال

ل شرعی ثبوت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ائے دین ارشاد فرمائیں کہ "یا رسول اللہ" کہنا جائز ہے یا نہیں؟ جبکہ بعض علماء اس کے جواز میں بڑے بڑے دلائل پیش کرتے ہیں؟ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

م پر مخفی نہیں کہ کسی کو ندا کرنا یعنی پکارنا اسی وقت ہوسکتا ہے جبکہ وہ شخص بالذات یا بالواسطہ اس پکار کو سنے۔ بالذات یہ کہ اپنے کان سے سنے یعنی وہاں پر حاضر ہو اور بالواسطہ یہ کہ خط میں لکھے اور وہ خط اس شخص کو پہنچے یا کسی کی معرفت سنے، جیسا کہ عرف میں ہے کہ خطوط میں مخاطب کو ندا کرتے ہیں اور جو شخص

نا یعنی "یا فلاں" کہنے کے لئے ضروری ہے کہ یا وہ شخص خود اپنے کانوں سے سنتا ہو یا بذریعہ خط، یا کسی شخص کی معرفت اسے اس پکار کی خبر ہو ورنہ ندا صحیح نہیں ہے۔ کما لا یخفی

م غیب صرف اللہ کی صفت ہے:

للہ" کہنا جب ہی درست ہوسکتا ہے کہ یہ امر ثابت ہو کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود سنتے ہیں اور ان کو غیب کی خبر ہے یا کوئی شخص ان کو اس پکار کی خبر دیتا ہے اور ان دونوں باتوں میں سے ایک بات بھی ثابت نہیں ہے، بلکہ بالکل غلط ہے۔ اول اس لئے کہ ہر جگہ سے سننا اور غیب کی باتیں جاننا

دَهُ مَفاتِحُ الغَيبِ لا يَعلَمُها إِلّا هُوَ وَيَعلَمُ ما فِى البَرِّ وَالبَحرِ... 59... سورة الانعام

یب کی کنجیاں اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں اور بجز اللہ کے کوئی نہیں جانتا اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہیں اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں۔"

فرمایا:

أَقولُ لَكُم عِندى خَزائِنُ اللَّهِ وَلا أَعلَمُ الغَيبَ... 50... سورة الانعام

دیجئے کہ نہ تو میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔"

یہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُل لا أَملِكُ لِنَفسى نَفعًا وَلا ضَرًّا إِلّا ما شاءَ اللَّهُ وَلَو كُنتُ أَعلَمُ الغَيبَ لَاستَكثَرتُ مِنَ الخَيرِ وَما مَسَّنِىَ السّوءُ... 188... سورة الاعراف

یجئے کہ میں خود اپنی ذات خاص کے لئے کسی نفع کا اختیار نہیں رکھتا اور نہ کسی ضرر کا، مگر اتنا ہی کہ جتنا اللہ نے چاہا ہو اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو میں بہت سا منافع حاصل کرلیتا اور مجھے کوئی نقصان نہ پہنچتا۔" ([1])

اللہ تعالیٰ اپنے تئیں مدح فرماتا ہے جو اختصاص پر دلالت کرتا ہے ارشاد ہے:

أَلَم تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَعلَمُ ما فِى السَّمٰوٰتِ وَما فِى الأَرضِ ما يَكونُ مِن نَجوىٰ ثَلٰثَةٍ إِلّا هُوَ رابِعُهُم وَلا خَمسَةٍ إِلّا هُوَ سادِسُهُم وَلا أَدنىٰ مِن ذٰلِكَ وَلا أَكثَرَ إِلّا هُوَ مَعَهُم أَينَ ما كانوا... 7... سورة المجادلة

ہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز سے واقف ہے، تین آدمیوں کی سرگوشی نہیں ہوتی مگر اللہ ان کا چوتھا ہوتا ہے اور نہ پانچ کی مگر ان کا چھٹا وہ ہوتا ہے اور نہ اس سے کم کی اور نہ زیادہ کی مگر وہ ساتھ ہی ہوتا ہے جہاں بھی وہ ہوں۔"

ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عالم الغیب نہیں:

مضمون میں بیسیوں آیات واحادیث وارد ہیں کہ ہر جگہ سے سننا اور غیب جاننا اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے۔ کسی دوسرے کو اس کی مجال ہی نہیں اور تمام علماء اور اہل سنت اس کو تسلیم کرتے ہیں اور تمام کتب دینیہ اس مضمون سے بھری پڑی ہیں۔ میں کہاں تک نقل کروں کہ یہ مشتی نمونہ از خروار (ڈھیر سے ایک

ملہ ان احادیث کے ایک حدیث کوثر ہے کہ بعض طالبین آپ کوثر پر وارد ہوں گے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے، ان کو آنے دو یہ میرے اصحاب ہیں۔ تب فرشتے کہیں گے "لا تدري ما احدثوا بعدک" آپ نہیں جانتے انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا ہے۔ تو آپ ہی فرمائیں گے "سحقا سحقا لمن

ں نہیں ہے کہ: جو کوئی "یا رسول اللہ" کہتا ہے تو اس کی یہ پکار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی جاتی ہے، جو کوئی یہ دعویٰ کرتا ہے وہ ثبوت مہیا کرے۔ حدیث میں سینکڑوں جگہ آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس امر کا اقرار کرتے ہیں کہ "میں غیب نہیں جانتا" پھر "یا رسول اللہ" کہنا صریح شرک ہ

ول اللہ" کہنے والوں کے دلائل اور ان کا رد:

ب ان کٹ ملاؤں کے وہ دلائل ذکر کرتا ہوں جن سے وہ "یا رسول اللہ" کہنا درست بتاتے ہیں پھر اس کا شافی جواب بیان کروں گا۔

دلیل:

یہ کہ قرآن میں ندا ہے۔

ب :

.اللہ تعالیٰ اپنے رسول کو پکارتا ہے۔ اوراس پکار کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بواسطہ جبرائیل علیہ السلام کے ہوتی تھی کیونکہ قرآن حضرت جبرائیل علیہ السلام لے کر آتے تھے اور مسلمان جو پڑھتے ہیں وہ اللہ کا کلام نقل کرتے ہیں، خود مسلمان ندا نہیں کرتے کہ یہ استدلال ممکن ہو، جیسے کوئی شخص کسی دو

مری دلیل :

ہم التحیات میں پڑھتے ہیں۔ السلام علیک ایہا النبی ۔ یہ ندا نہیں تو اور کیا ہے

ہ :

جواب بھی وہی ہے کہ یہ بھی کلام، اللہ تعالیٰ کا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج میں خطاب کر کے فرمایا تھا۔ مسلمان اسی کی نقل کرتے ہیں، چنانچہ حدیث معراج میں مفصلاً مذکور ہے۔ غرضیکہ کہیں حدیث یا فقہ میں موجود ہو کہ یا رسول اللہ کہنا جائز ہے تو ایسا کہنے والا کتب معتبرہ سے دلیل لائے یا پھر عقہ

★قد نمقہ العبد المساکین محمد یٰسین الرحیم آبادی عفی عنہ

★الجواب صحیح۔ فقیر محمد حسین

★الجواب صحیح۔ ابوالقاسم محمد عبدالرحمٰن تغمدہ اللہ تعالیٰ بالغفران

سئولہ میں معلوم کرنا چاہیے کہ ہر فرد بشر پر یہ لازم ہے کہ تمام افعال واقوال میں رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ عنہ کی اتباع کرے اور یہ بھی واضح ہوا کہ جیسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ان جملہ امور میں جو آپ نے کئے ہیں لازم ہے ویسے ہی ان میں بھی لازم ہے جو افعال واقو

ر5/40، مصابیح السنۃ3/286)

نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر محبوب نہ تھا، اور جب وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے، کیونکہ وہ اس میں آپ کی کراہت کو جانتے تھے۔ "

.یا رسول اللہ کہنا نہ صحابہ نہ تابعین نہ تبع تابعین اور نہ ہی چاروں اماموں سے کہنا ثابت ہے اور جو کام قرونِ ثلاثہ میں مروج نہ تھا وہ بدعت ہے اور اس کام کا کرنے والا گمراہ ہے، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ

ی5/301، مسلم3/1344)

نے ہمارے اس (دین) کے معاملہ میں کوئی نیا طریقہ ایجاد کیا جو اس میں نہ ہو وہ مردود ہے۔ "

لہ غیر اللہ کو خواہ رسول ہو یا ولی ہو یا شہید ہو، مردہ ہو یا زندہ غائبانہ پکارنا ہرگز ہرگز درست نہیں، جو ایسا کرے وہ گمراہ ہے۔

ں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ بھائیو! درود شریف کثرت سے پڑھا کرو، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں : جو ایک بار مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے اس پر اللہ کی دس بار رحمت ہوتی ہے۔ یا رسول اللہ کہنے میں اللہ ورسول ہرگز راضی نہیں ہوتے۔

رہ عاجز/ابو محمد عبدالوہاب الفنجابی۔

ائے گرامی مؤیدین علماء کرام :

ر1304ھ

م1299ھ

ت1305ھ

ے1303ھ

ب1300ھ ابو محمد عبدالوہاب

ن1303ھ

★جواب ہذا صحیح ہے۔ حسبنا اللہ بس حفیظ اللہ

---

[1](1) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت کا لگنا اور آپ کا پریشان رہنا (2) سیدنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا ہار گم ہونا (3) ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا قتل کر دیا جانا جن کو دعوتِ اسلام کے لئے بھیجا گیا تھا۔ (4) قیامت کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا، آپ صلی اللہ علیہ و

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب